ذکر اللہ کے فضائل وفوائد

ترتیب:
فیض احمد متعلم
مدینہ یونیورسٹی

اللہ تعالیٰ کا ذکر نہایت ہی قیمتی چیز ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکا ذکر تمام اعمال سے بہتر عمل اور سب سے زیادہ باعث ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر عبادت کے اعتبار سے بہت ہی آسان عبادت ہے جبکہ وزن کے اعتبار سے بہت وزنی ہے اور درجے کے اعتبار سے نہایت ہی اعلیٰ وارفع عبادت ہے نیز تمام عبادات میں سب سے بڑھ کر جو عبادت انسان کو عذاب سے نجات دلانے والی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

یاد رکھئے

کثرتِ ذکر ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے جبکہ قلتِ ذکر منافقت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیوالا ہی درحقیقت زندہ ہے اور نہ کرنیوالا مردہ ہے۔

اللہ رب العزت کا ذکر کرنا اسکے راستے میں سونا چاندی خرچ کرنے، اس کیلئے تلوار سے جہاد کرنے اور اس کے راستے میں غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

سنئے

جس نے ایک دن میں سو (100) مرتبہ یہ ذکر پڑھا کہ (لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر) تو یہ کلمات ذاکر کیلئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہونگے اور اس کیلئے (100) نیکیاں لکھ دی جائینگی اور اسکے سو (100) گناہ (صغیرہ) مٹا دیئے جائینگے نیز شام تک یہ کلمات اس کیلئے شیطان کے مقابلے میں ڈھال یعنی محافظ ہونگے۔

ذکر اللہ کے کیا ہی کہنے

ذکر سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے، ذکر سے شیطان بھاگ جاتا ہے، ذکر سے غم دور ہو جاتے ہیں اور

خوشیوں کی بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے۔ ذکر سے دلوں کو اطمینان وسکون مل جاتا ہے بلکہ ذکر ہی تو فوز وفلاح کا عظیم راستہ ہے۔ جن مجالس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے حقیقت میں وہ فرشتوں کی مجالس ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے ایسی مجالس میں قطار در قطار نازل ہوتے ہیں اور اپنے نورانی پَروں کے ساتھ ان مجالس کو آغوش میں لے لیتے ہیں نیز ان مجالس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکینت وراحت نازل ہوتی ہے اور اسکی رحمت وبرکت ان مجالس پر چھا جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایسی نورانی مجالس میں حاضر ہونیوالوں کا عرش بریں پر اپنے ملائکہ کے سامنے فخریہ انداز میں تذکرہ فرماتا ہے۔

ذکر کی اقسام

ذکر کی مناسبت سے یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ذکر اللہ کی اہل علم کے نزدیک دو اقسام ہیں

۱۔ ذِکر مُقیّد ۲۔ ذکرِ مُطلَق

ذکر مقید سے مراد وہ اذکار ہیں جو کسی وقت معین میں کئے جاتے ہیں جیسے نماز پنجگانہ اور صبح شام کے اوقات میں کئے جانے والے اذکار مسنونہ وغیرہ یا کسی سبب کے پیش نظر کئے جانے والے اذکار روادعیہ جیسا کہ بوقت موت ونقصان (اناللّٰہ و انا الیہ راجعون) پڑھنا مسنون ہے۔

جبکہ ذکر مطلق سے مراد وہ اذکار ہیں جو کہ عام طور پر جب جی چاہے کئے جاسکتے ہیں جیسا کہ ''التھلیل'' یعنی لا الہ الا اللّٰہ پڑھنا، ''التسبیح'' یعنی سبحان اللہ کا ورد کرنا، ''التکبیر'' یعنی اللہ اکبر کہنا وغیرہ

یقیناً

سچا مومن ہمیشہ ہی اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھتا ہے بلکہ وہ دن رات میں اور اپنے تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری وساری رکھتا ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ ہمیں بھی ایسے مؤمنین، مسلمین میں شامل فرمادے جو کہ ہمہ وقت اس کے ذکر وفکر میں مستغرق رہتے ہیں (امین)

نوٹ: مذکورہ بالا مضمون دراصل گلدستہ احادیث کے بعض پھولوں کا ترجمہ ومفہوم ہے۔ جسے ایک خاص ترتیب سے پیش کیا گیا ہے تاکہ ہر خاص وعام ان پھولوں کی خوشبو سے اپنے دماغ کو معطر کرسکے (وما توفیقی الاّ باللّٰہ)